بسم اللہ الرحمن الرحیم

شوہر حقوق زوجیت کی ادائیگی پہ قادر نہ ہو تو بیوی کیا کرے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا نکاح ہوئے 6 – 7 ماہ ہو چکے ہیں، لیکن آج تک میرے شوہر کے ساتھ مکمل ہم بستری نہیں ہو سکی۔ شوہر کو بالکل erection نہیں ہوتا، وہ ڈاکٹر کے پاس جا چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈاکٹر نے انہیں ٹھیک بتایا ہے، لیکن عملی طور پر اب تک کوئی بہتری نہیں ہوئی، میں اپنے اخراجات خود اٹھاتی ہوں، شوہر علاج کے اخراجات پر پیسے خرچ کر رہے ہیں، لیکن ان کی طرف سے مجھے یہ کہا جاتا ہے کہ میں ڈرامہ کرتی ہوں، جبکہ ان کے گھر والے بھی مجھے الزام دیتے ہیں، میں ذہنی طور پر بہت پریشان ہوں، اور سمجھ نہیں آرہا کہ مزید انتظار کروں، یا علیحدگی کا راستہ اختیار کروں۔؟ براہِ کرم حنفی فقہ کے مطابق بتائیں کہ ایسی صورت میں میرے شرعی حقوق کیا ہیں؟ کیا مجھے فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے؟ اگر شوہر علاج کروا رہے ہوں، تو مجھے کتنی مدت انتظار کرنا چاہیے؟ اور مہر کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟؟

جواب

اگر شوہر واقعی ازدواجی حقوق ادا کرنے پر قادر نہیں ہے، تو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کریں، اور ایسی صورت میں شوہر پر خود ہی طلاق دینا واجب ہے، نہیں دے گا، اور یونہی رکھ چھوڑے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اگر خلوت صحیحہ ہو چکی ہے (یعنی ایسی تنہائی کہ جس میں میاں بیوی والے معاملات کرنے میں کوئی حسی، طبعی اور شرعی رکاوٹ نہ ہو) تو ایسی صورت میں پورا پورا مہر ملے گا۔

فتاوی رضویہ میں ہے "جبکہ زید نے ہندہ پر قدرت نہ پائی اور اس کے ادائے حق واجب میں قاصر رہا تو اس پر شرعاً فرض ہے کہ ہندہ کو طلاق دے دے، اگر نہ دے گا گنہگار رہے گا۔ قال اللہ تعالٰی: ﴿فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ یعنی: پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

در مختار میں ہے "والخلوۃ بلا مانع کالوطء ولو کان الزوج مجبوبا أو عنینا أو خصیا فی ثبوت النسب وفی تأکد المهر" ترجمہ: خلوت میں مانع نہ ہو تو وہ ثبوتِ نسب اور مہر کے مؤکد کرنے میں وطی کی طرح ہے اگرچہ شوہر کا آلہ تناسل کٹا ہو یا وہ نامرد یا خصی ہو۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 4، ص 240 تا 247 ملتقطا، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "زوج کا عنین ہونا مانع صحت نکاح نہیں۔۔۔ خلوتِ صحیحہ اگر ہولی تو مہر تمام وکمال پائے گی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 495، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی ہندیہ میں ہے"والخلوة الصحيحة أن يجتمعا في مكان ليس هناك مانع يمنعه من الوطء حسا أو شرعا أو طبعا، كذا في فتاوى قاضي خان"**ترجمہ: خلوت صحیحہ یہ ہے کہ میاں بیوی کسی ایسے مکان میں اکٹھے ہوں کہ وہاں جماع سے کوئی حسی، شرعی یا طبعی رکاوٹ نہ ہو، یونہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، ج 1، ص 304، دار الفکر، بیروت)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5432

تاریخ اجراء: 07 ربیع الآخر 1448ھ/19 ستمبر 2026ء